سوال

(89) اللہ کی رضا کے لئے صلح اور اس کی فضیلت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں اور دونوں پھر آپس میں اللہ کی رضا کے لئے صلح کر لیتے ہیں تو اس کی فضیلت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابن ابی شیبہ کی ایک حدیث میں آیا ہے: «وأیما بدا صاحبه کفرت ذنوبه» اور ان دونو میں سے بھی جو بھی (صلح میں) ابتدا کرتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (الترغیب و الترہیب ج۳ ص۴۵۶)

اس روایت کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

دیکھئے صحیح الترغیب والترہیب (۳/۵۰، ۵۱ ح ۲۷۵۹)

لیکن مجھے اس یک سند نہیں ملی لہٰذا اس تصحیح میں نظر ہے۔

[بعد میں اس کی سند مل گئی جو مع متن درج ذیل ہے:

''ابو بکر بن ابی شیبة: حدثنا اسحاق بن منصور: ثنا عبدالوارث عن یزید الرشک عن معاذة عن ہشام (بن) عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم:

«لا یحل ان یصطر ما فوق ثلاث فان اصطرا ما فوق ثلاث لم یجتمعا فی الجنة ابدا وأیہما بدا صاحبه کفرت ذنوبه وان ہو سلم فلم یرد علیه ولم یقبل سلامه رد علیه الملک ورد علی ذلک الشیطان»

(الاحکام الکبریٰ لعبد الحق الاشبیلی ۳/۱۸۲، بحوالہ المکتبة الشاملہ، اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ والحمد للہ)]

ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«واولہما فیئا یکون فیئه کفارة له» جو شخص پہلے صلح کرے گا، اس کی پہل اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔ (الزہد لابن المبارک: ۷۸۴ وسندہ صحیح واللفظ له، مسند احمد ۴/۲۰ ح ۱۶۲۵۷،

صحیح ابن حبان، الاحسان: ۵۶۳۵، دوسرا نسخہ: ۵۶۶۴)

اس حدیث کے مفہوم سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر دونوں ایک دوسرے سے صلح کرنے میں سبقت کرنے کی کوشش کریں گے تو دونوں کے لئے بڑا ثواب ہے، ان کا یہ عمل ان کے لئے کفارہ بن جائے گا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص241

محدث فتویٰ